© rasailojaraid.com

کرائے اور کامیابی کا پھریرا اڑاتے زینتِ پارلیمان ہو گئے۔ قانون کوتاہ کہ جعلی ڈگری پیش کرنے کی سزا نہیں دے سکا لہٰذا اہلیت برقرار اور ممبرشپ منسوخ ٹھہری۔ اگر جعلی ڈگری پیش کر کے اہلیت برقرار ہی رہتی ہے تو ممبر شپ کیسے منسوخ ہوتی ہے؟ یہ سلطانی جمہور کا نورظہور ہے۔ آئین کی بے بسی دیدنی ہے جس کی شق 62 اور 63 اپنی بے کسی پر روتی رہ گئی اور مسٹر جمشید دستی صداقت اور امانت کی چھلنی سے چھن کر سرخرو ہو گئے۔ اگر وہ جعلی ڈگری پیش کر کے بھی صادق و امین کہلا سکتے ہیں تو پھر اس منڈی میں کاذب و خائن کا ٹھپا کس پر لگ سکتا ہے۔ چونکہ اپنے ووٹرز کے ہاں، وہ ساقط الاعتبار نہیں اس لئے اس صادق و امین شخص کے اس بیان کو کاذب کا بیان ٹھہر اکر، مسترد نہیں کیا جا سکتا۔ جو انہوں نے پارلیمنٹ لاجز کے بارے میں، اس پارلیمنٹ کے اندر دیا ہے جو اپنے تئیں سپریم کہتی ہے اور جس کے عالی تبار ممبران کے بارے میں، ملک کا اقتدار اعلیٰ پایا جاتا ہے اور جو برائے آئین نیابت الٰہیہ کے اصل کے تحت اس اختیار کو استعمال کرتے ہیں اور حکومت کرتے ہیں جو انہیں اللہ تعالیٰ نے عطا کیا ہے۔ وزیر اعظم اس ایوانِ والاشان کے قائد ہیں۔ ان کی جماعت کو اس سپریم ایوان میں غالب اکثریت حاصل ہے۔ ایوان نے اپنی کمیٹی قائم کر دی ہے جس کی رپورٹ ہمارے خیال میں کبھی منظر عام پر نہیں آئے گی۔

یہ تو مسٹر دستی ہی جانتے ہوں گے کہ وہ اپنے الزامات کو کیسے ثابت کرتے ہیں وہ مسلم الثبوت صادق و امین ہیں کیونکہ شق 62 اور 63 کے امتحان سے گزر کر آئے ہیں پارلیمان کمیٹی اب کیا کرتی ہے۔ تیل دیکھیں، تیل کی دھار دیکھیں۔ مگر ہماری آنکھیں جو دیکھتی ہیں، ہم نے لکھ دیا۔ معاملہ سانپ کے منہ میں چھپکلی والا ہے۔ ایک طرف مقدس ایوان کا تقدس اور دوسری طرف دستِ دستی ہے جو اس تقدس پر دراز ہے۔ دیکھیں ایوان کی کمیٹی اب دستی کی اس دست درازی پر کیسے دہشت افگنی کرتی ہے۔ مسٹر دستی کو اتنا تو معلوم ہی ہوگا کہ خالی بوتلیں شراب کی ہوں یا جامِ شیریں کی، کباڑیوں سے مل جاتی ہیں۔ یہ اس الزام کا کوئی ثبوت نہیں بن سکتیں کہ یہ پارلیمنٹ لاجز کے صادق و امین مکینوں نے خالی کی تھیں۔ پارلیمنٹ لاجز کوئی اجاڑ تو نہیں جس میں چڑیلیں بستی ہیں۔ پھر چڑیلوں کو اپنی درخواستوں پر ممبران اسمبلی کی سفارش کی بھی ضرورت نہیں ہوتی کیونکہ چڑیلوں نے انہیں ووٹ نہیں دیا ہوتا۔

معاملے کی سنگینی کو سامنے رکھتے ہوئے قائدِ ایوان کو خود آگے آنا چاہیے اور بے لاگ تحقیق کا اہتمام کرنا چاہیے تاکہ حقائق سامنے آسکیں اور اگر مسٹر دستی کے الزامات میں صداقت کا کوئی عنصر موجود ہو تو متعلقہ لوگوں کے خلاف بدکاری اور شراب نوشی کے مقدمات کرنا ان کا فرض ہے۔

وزیر اعظم اپنے ذرائع سے بھی تحقیق کرائیں۔ لاجز کے چھوٹے بڑے سینکڑوں ملازمین ہوں گے۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان سے خفیہ طریقے سے معلوم کریں۔ ایف۔ آئی۔ اے سے بھی یہ کام لیا جا سکتا ہے بلکہ ہم تو یہ بھی چاہیں گے کہ ایوان کی کمیٹی، ممبران اسمبلی سے تشکیل پائی ہے جبکہ پورا ایوان معرضِ الزام میں ہے۔ ایک طرف تنہا جمشید دستی ہیں اور دوسری طرف پورا ایوان ہے۔ اصولاً ایوان بحالاتِ موجودہ ملزم ہے تو ملزم کیسے تحقیق کر سکتے ہیں گو کہ ہمارا حسنِ ظن یہی ہے کہ اثباتِ الزام سے پہلے سب ممبران کرام پاک صاف ہیں۔

یہ الزام اسلامی جمہوریہ پاکستان کے اقتدارِ اعلیٰ پر لگا ہے کسی بازاری کسبی پر نہیں لگا کہ اس سے صرف نظر کر لیا جائے۔ کمیٹی ایوان کا حصہ ہے۔ ظن اور پھر سوئے ظن سے کام لینا گناہ ہے مگر کمیٹی کی غیر جانبداری پر ایمان لانا بھی بڑا مشکل ہے۔ اس لئے ہماری تجویز ہے کہ انسانوں کی جگہ مشینوں سے کام لیا جائے اور مسٹر دستی کو ملزم نامزد کرنے کا پابند کیا جائے اور پھر ممبران کا ڈوپ ٹیسٹ کرایا جائے۔ میخواروں کی چشمانِ خمار آگیں اور بے نور چہروں کی جو کیفیات طِب کی کتب میں آئی ہیں، ان کا مشاہدہ و مطالعہ اگر کسی مسیح الملک سے کرایا جائے تو بھی بات بن سکتی ہے۔ مسٹر دستی ایم۔ این۔ اے ہیں انہی لاجز کے مقیم و مکین ہیں۔ اس لئے لاجز کی داستانِ شب پر ان کی شہادت گھر کے بھیدی کی سنائی ہوئی کہانی ہے جسے ڈرامہ بازی کہہ کر نہیں ٹھکرایا جا سکتا۔ وہ جمہور کے نمائندہ ہیں، یوں جمہوریت کا ستون ہیں۔ پے در پے تین انتخاب میں کامیابی کی ہیٹ ٹرک مکمل کر چکے ہیں۔

الیکشن کمیشن انہیں صادق و امین مان چکا ہے۔ جو کوئی انہیں ڈرامہ باز کہے، ہم اسے کیا کہیں؟ کتابوں میں شرابی کے پاپی چہرے، شب کو بھاری اور دن کو پچکے پپوٹے، رات کو سرخ گلنار اور دن کو پیلے چہرے اگر تفصیل کے ساتھ پڑھے جائیں تو یہ علامات، شراب خانہ خراب کے استعمال کا پکا پتا دیتی ہیں۔

ایوان کی کمیٹی قائم ہوئے کافی دن ہو گئے ہیں مگر اس کے کسی اجلاس یا نشست و برخاست کی کوئی خبر میڈیا میں نہ آئی۔ اخباری اطلاعات جو چھپتی ہیں ان کو سامنے رکھیں تو اس حرامِ مطلق، ام الخبائث کا استعمال عام لگتا ہے۔ وزیرِاعظم اسلامی جمہوریہ پاکستان کی پارلیمنٹ کے قائد ہیں۔ معاملہ یہ نہیں رہا کہ مسٹر دستی نے الزام تراشی کی ہے بلکہ یہ ہے کہ ایوان کا تقدس اور اسلامی تشخص مجروح ہوا ہے۔ ایک عجیب بات یہ ہوئی کہ ممبرانِ والا شان جو اپنے استحقاق کے بارے میں بڑے حساس ہیں اور جو بات بے بات اس کی جراحت کی قراردادیں لاتے ہیں، ان میں سے کسی ایک نے بھی اپنے استحقاق کے مجروح ہونے پر قرارداد پیش نہیں کی۔ بلکہ مسٹر نبیل گبول نے مسٹر دستی کی ہاں میں ہاں ملائی۔ اس لئے وزیرِاعظم اپنے ایوان کے حوالے سے قوم کے سامنے جوابدہ ہیں۔ ایوان کی کمیٹی کو ایک طرف رکھتے ہوئے وہ خود تحقیق کریں اور احوالِ واقعی سے قوم کو آگاہ کریں۔ ہمارے

© rasailojaraid.com